AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL
المصباح ریسرچ جرنل

ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.

Volume III, Issue III

Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index

Category Y

Link: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

Article: پاکستانی معاشرہ میں پھیلتی فحاشی وعریانی اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات اور ان کا سدِّباب قرآن واحادیث کی روشنی میں

Authors & Affiliations:

[1] **Dr. Zain-ul-Abdin**

Associate Professor, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur.

[2] **Zafar Ali Lashari**

M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur.

Email Add: [1] zain.arijo@salu.edu.pk
[2] lasharizafar86@gmail.com

ORCID ID: [1] https://orcid.org/0000-0002-3694-2329
[2] https://orcid.org/0009-0007-9312-5353

Published: 30-09-2023

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10492871

Citation: Dr. Zain-ul-Abdin, and Zafar Ali Lashari. 2023. " پاکستانی معاشرہ میں پھیلتی فحاشی و عریانی اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات اوران کا سدِّباب قرآن و احادیث کی روشنی میں: THE INCIDENTS OF OBSCENITY AND NUDITY AND CHILD SEXUAL ABUSE IN PAKISTANI SOCIETY AND ITS SOLUTION IS IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND HADITHS". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3 (03):172-82.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

Indexation's

ASIAN Research Index
INTERNATIONAL Scientific Indexing
EuroPub
Academic Resource Index ResearchBib
BASE
DRJI
OCLC WorldCat
ROOTINDEXING
Google Scholar
REINCI

پاکستانی معاشرہ میں پھیلتی فحاشی و عریانی اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات اور ان کا سدِّباب قرآن واحادیث کی روشنی میں

THE INCIDENTS OF OBSCENITY AND NUDITY AND CHILD SEXUAL ABUSE IN PAKISTANI SOCIETY AND ITS SOLUTION IS IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND HADITHS

*Dr. Zain-ul-Abdin
**Zafar Ali Lashari

ABSTRACT

Many crimes are happening nowadays. The most heinous of these crimes is child abusing. In our nominally Muslim culture, cases of sexual mishandling after killing children are common. Furthermore, tapes and photographs are also taken during child abuse. These videos are then posted on social media. Both Muslim and non-Muslim communities are victims of this brutal act of child abuse. Reasons for increasing crime rates in Pakistan include psychological disorders, desire to fulfill sexual desires, poverty, unemployment and religious apathy. Such heinous acts are becoming common in Pakistan day by day. Allowing to Islamic jurisprudence, rape is a punishable crime. The Holy Prophet himself punished the criminals for such crimes. Once during the time of the Prophet, a Jew crushed a girl's head between two stones. When the Messenger of Allah (PBUH) was informed of this incident, he (PBUH) called the Jew who had confessed his crime. Then he (peace and blessings of Allah be upon him) told his companions to punish him by crushing his head with a stone. It can be inferred from this tradition that criminals involved in such heinous crimes should be punished publicly so that this heinous crime can be eradicated from the society. The purpose of script of this investigating paper is to explain the reasons for the increase in the rate of sexual abuse of children and its elimination in the light of Fiqh al-Sirah. Descriptive and analytical methods were followed in this research paper.

Keywords: Child Abusing, Sexual Harassment, Barbaric Act.

دین اسلام رحمت اور بھلائی کا دوسرا نام ہے۔ اسلام ہر اس عمل کی مذمت کرتا ہے، جس سے معاشرہ میں ہیجان، انتشار، فتنہ، فساد اور تباہی پھیلانے کا خدشہ ہو۔ موجودہ دور میں سب سے زیادہ فتنہ معاشرہ میں فحاشی و عریانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ فحاشی کی ترویج خواہ وہ فحش زبان ہو یا فحش حرکات، فحش ویڈیوز ہوں یا تصویریں، یہ سب اعمال انسانیت کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

اللہ ربُّ العالمین نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

* Associate Professor, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur.
** M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur.

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُه وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ "[۱]

"بلاشبہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (فحاشی) کی بات فروغ پائے ان کے لیے دنیا و آخرت میں شدت والا عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔جب کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے"

ان آیاتِ کریمہ کا نزول واقعہ افق پر مبنی ہے اور سورۃ النور کی آیات بھی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی معصومیت اور پاکیزگی کی گواہی دیتی ہیں۔ اگر کسی کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے تو اس کے لیے دنیا اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوتا ہے۔ یہاں معلوم ہوا کہ صرف برائی کی بات کرنا اور اسے پھیلانا اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناپسند ہے کہ جو لوگ ان گناہوں کے مرتکب ہوں گے وہ اتنے گنہگار ہوں گے۔ معاذ اللہ۔ معاذ اللہ من ذلک۔

"قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِه سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ"[۲]

"آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیں کہ میرے رب نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے وہ ہیں بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، اور گناہ کے کام اور ناحق زیادتیاں، اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور یہ کہ تم اللہ ہو۔ ایسی چیزوں پر الزام لگائیں جو آپ نہیں جانتے"

اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر دلوں کو توحید کے لیے مزید منور کرنا ہے تو کردار کا ظاہر ہونا اور باطنی طور پر پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ اس سے دور ہے، تب ہی ایمان اور توحید کی حقیقی لذت نصیحت اسی لیے جناب لوط علیہ السلام نے تبلیغ کرتے ہوئے اپنی قوم کو برائیوں سے اور ان سے دور دور تک تعلیم دی، وہ برائیاں جو بے حیا، فحاشی اور عریانی ہیں۔[۳]

جیسا کہ قرآن پاک میں آتا ہے:

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِه اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَکُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ" [٤]

"اور حضرت لوط علیہ السلام نے جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کر رہے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کی۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری فطرت ہی تباہ و برباد ہو گئی ہے کہ تم نے اپنی نفسانی اور ادنیٰ خواہشات کی طلب میں سب سے انوکھا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ اور اشاعت کے ذرائع اور ذرائع کو سختی سے روکنے کا حکم دیا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ " [۵]

"جان لو کہ جو لوگ مومنوں میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

فحش (Porn) کیا ہے؟

اس ضمن میں راغب اصفہانی نے رقم طراز ہیں:

"جو کام یا جو بات بہت زیادہ بری ہو، اس کام یا بات کو فحش، فحشاء اور فاحشہ کہتے ہیں۔"[٦]

علامہ ابن اثیر جزری م (توفی ٦٠٦ھ) نے لکھا ہے کہ:

"ہر وہ گناہ اور بدکاری جو بہت برا ہو بے حیائی، زنا اور زنا کہلاتا ہے اور یہ زنا کے معنی میں آتا ہے اور اس کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور ہر برے قول و فعل کو فسق کہتے ہیں۔ بات کے جواب میں سختی اور جارحیت کو بھی فحش کہا جاتا ہے"[٧]

لفظ فاحشۃ کے بدل میں درجِ ذیل الفاظ مزید بھی قرآن مجید میں مذکور ہیں:

١۔الزنا ٢۔البغاء ٣۔السفاح ٤۔العنت

واضح رہے کہ کسی بھی قسم کی فحاشی یا عریانی کی حمایت یا مدد کرنا کبیرہ گناہ اور ایسا عمل ہے جو جہنم میں لے جاتا ہے۔ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا صرف آخرت میں ملے گی لیکن فحاشی اور عریانی اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسے پھیلانا اور پھیلانا اتنا بڑا گناہ ہے جس کی سزا دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گی۔

"اَن تَشِیعَ الفَاحِشَۃ" کا معنیٰ یہ ہے کہ حرام وناجائز کاموں کی کسی بھی طرح ترغیب وترہیب دینا، فحاشی و عریانی پر مبنی لٹریچر کی اشاعت کرنا، بے ہودہ تصاویر، مخرب الاخلاق ویڈیوز، کتب، ناول، رسائل و جرائد، مجلات اور پورن (Porn) ویب سائٹس کو لانا یا اس میں مدد کرنا وغیرہ۔

اسی طرح نام نہاد فیشن شوز کے نام پر عریانیت پھیلانے والے ننگے کپڑوں کی نمائش، خواتین کے استعمال کے لیے مختلف کریموں کی فروخت کے لیے سائن بورڈز پر عریاں تصاویر اور فحش اشتہارات، نوجوان نسل کو تباہ کرنے کے لیے موبائل فون۔ فون نائٹ پیکج، مختلف سوشل ویب سائٹس جیسے فیس بک، واٹس ایپ، ٹک ٹاک اور دیگر ایپس کے ذریعے فحاشی و عریانی کی تشہیر ایک ایسا گھناؤنا اور گھناؤنا فعل ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر دیتا ہے۔[٨]

مذکورہ بالا فحش لوازمات اور سوشل ویب سائٹس در حقیقت زنا جیسے کبیرہ گناہ کی طرف مائل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ جب کسی معاشرے میں زنا جیسا بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو پوری قوم کو مجموعی طور پر سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ حدیث ہے کہ:

"اگر کسی قوم یا شہر یا گاؤں میں زنا اور فحاشی کی ترویج عام ہو جائے تو وہ قوم مجموعی طور پر اللہ کے غضب کا شکار ہو گی۔"[٩]

اسی بناء پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ: "نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب زنا اور سود کسی شہر یا قصبہ میں عام ہو جائیں تو ان بستی کے باسیوں نے اپنے نفائس پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔"[١٠]

دیگر یہ کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو قوم بھی اللہ پاک سے کیے گئے وعدہ سے انحرف کرے گی، اللہ کریم ان پر ان کے دشمنوں کو حاوی کر دے گا اور جس کسی قوم میں بھی فحش یا عریانی آجاتی

ہے، تو اللہ ان پر موت کو عام کر دیتا ہے، اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، اللہ پاک اس قوم کو قحط میں ڈال دیتا ہے، اور جو قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دے تو اللہ اس پر آسمان سے برسات بند کر دیتا ہے، اور جو لوگ حکمرانی کرتے ہیں، میرا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان خانہ جنگی شروع کر دیتا ہے۔"[11]

روزِ قیامت کی جو نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عاجزی اور انکساری کے ناموں سے بہت سے گناہ اور برائیاں کریں گے، شراب پینا چھوڑ دیں گے، لیکن اس کا نام بدل دیں گے، سود۔ جیسے وہ برے کاموں میں ملوث ہوں گے لیکن اس کا نام بدل دیں گے۔ اگر اس کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ برائی کی بدترین شکل ہے کیونکہ اس میں نیکی کی آڑ میں برائی کی جاتی ہے، تہذیب کے نام پر بد تہذیبی اور نام نہاد آزادی کے نام پر نفاست کی اجازت ہے۔ غلامی کا راستہ ہموار ہو چکا ہے۔ جب اس جہان میں دین اسلام کا ظہور ہوا تو کم و بیش اسی قسم کی صورتحال تھی، عربی اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی کے ماننے والے کہلاتے تھے، مگر وہ مشرک ہو چکے تھے۔ جب مجموعی طور پر ایک انسانی گروہ گناہ کا عادی ہو جاتا ہے اور جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ برائی کو اچھائی قرار دینے کی کوشش کی جائے۔ مغربی کلچر نے آج اسی طرح کی شکل اختیار کر لی ہے۔ آج تہذیب و تمدن کے نام پر مسلمانوں کی بہت سی اخلاقی برائیاں رائج ہیں۔ اس تہذیب و تمدن سے اختلاف کرنے والوں کو بنیاد پرست اور انتہا پسند کے القابات دیئے جاتے ہیں جو جدید تہذیب سے ناواقف ہیں۔ اپنی مرضی سے یا غیر ارادی طور پر مشرق کے لوگوں پر پوری طاقت سے غلبہ حاصل کرنے کی منظم کوششیں کی جارہی ہیں۔ یہ "فحاشی و عریانی" کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جسے "اعتدال پسندی" کے نام پر فروغ دیا جارہا ہے۔[12]

قرآن پاک جابجا "فحاشی" کی بھرپور مذّمت کرتا ہے اور اِسے ابلیس کا عمل قرار دیتا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

مزید اور رب تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ..."[13]

"بلاشبہ اللہ انصاف کا، احسان کا، اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، بدی اور ظلم سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت قبول کرو"

جب معاشرے میں عصمت فروشی عام ہو جائے، بے حیائی اور بے حیائی عام ہو جائے، دینی جذبہ کمزور ہو جائے، دین اسلام اور ایمان کے لیے جینے کی فکر اور طاقت کمزور ہو جائے اور انسان بہت سے گناہوں کا مرتکب ہو جائے۔ شرم دل سے اٹھتی ہے۔ دوسری طرف عصمت فروشی کے خلاف اسلام نے حیا کو اتنی اہمیت دی ہے کہ یہ ایمان کا حصہ ہے۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"اذا لم تستحیی فافعل ما شئت"[14]

"اگر تم میں حیاء نہیں ہے تو جو چاہو مرضی کرو"

ملک پاکستان میں کچھ عرصہ سے فحاشی و عریانی کا جو سیلاب تیزی سے بڑھ رہا ہے وہ ایک افسوسناک اور خطرناک صورت حال ہے، جس کو روکنا ناگزیر ہے، وگرنہ عریانی اور فحاشی کا سیلاب وطن عزیز کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے کر سب کچھ ڈبو دے گا۔

ایک غیر اسلامی معاشرہ میں فحاشی و عریانی کوئی بری چیز نہیں ہوتی، لیکن ایک اسلامی مملکت خاص طور پر ایک ایسا ملک جو اسلامی نظریہ کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا ہو وہاں فحاشی و عریانی کو فروغ دینا ایک بہت بڑے مسئلے کا باعث ہے اور ہمارے لئے تشویش ناک ہے.

برہنہ خواتین کی جنسی اشتعال انگیز تصاویر اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ عام گھریلو اشیاء بھی ان سے آلودہ اور زنگ آلود ہو چکی ہیں۔ جو تھوڑا بہت رہ گیا تھا اسے آج کے نام نہاد الیکٹرانک میڈیا نے بھر دیا ہے، ٹی وی چینلز اور عریاں فیشن شوز، فحاشی و عریانی پھیلانے والے الیکٹرانک آلات عام ہو چکے ہیں۔ انٹرنیٹ اور موبائل فون کمپنیز کے نت نئے دلکش پیکج اور اسکیموں نے یہ ممکن کر دیا ہے۔ اس وباء کو پھیلانے میں مدد ملی اور یہ سب معاشرہ کے بگاڑ میں اپنا مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں اور اس پر حد تو یہ ہے کہ یہ بجلی کے آلات پاکستان میں اتنی کم قیمت پر دستیاب ہیں، جس کا پوری دنیا میں کوئی موازنہ نہیں۔ یہ مغربی طاقتوں کا خصوصی منصوبہ ہے جس کے ذریعے یہ سب کچھ تیزی کے ساتھ پروان چڑھایا جارہا ہے۔[۱۵]

اس بارے میں پاکستان کے ایک مشہور صحافی جناب انصار عباسی اسی موضوع کی مناسبت سے اپنے ایک اخباری کالم میں اپنے دردِ دل کا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "ملک پاکستان جو کہ ایک اسلامی جمہوریہ ہے اس میں "روشن خیالی" کے بہانے فیشن شوز اور کیٹ واک کے نام پر عریانی اور فحش پھیلانے کی دھند چھائی ہوئی ہے۔ یہ ایک خاص طریقہ سے زور پکڑتا جارہا ہے، اگر اس پر فوری طور پر توجہ نہ دی گئی تو عریانیت کی یہ آگ مہذب گھرانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ہر ایک کو جلا کر بھسم کر دے گی، ہم جلد ہی فحاشی اور جہالت کی حدود کو پار کر لیں گے۔ جو مغربی معاشرہ کی اخلاقی اقدار کی بربادی کا سبب بن رہی ہے۔ بے حسی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ پیدا ہونے والی اکثر اولاد اپنے باپ تک کو نہیں جانتے، اور حد تو یہ ہے کہ کچھ مغرب کی دلدادہ عورتیں بغیر شادی کیے مرد کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتی ہیں، اور یہاں تک کہ مرد دوسرے مرد سے شادی کر رہے ہیں اور عورت دوسری عورت سے شادی کر رہی ہیں۔ اس طرح شادی کرنے کا رواج بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ معاشرہ اور اس کے رسم و رواج کا حصہ بن چکا ہے، جس کو اب وہاں قانونی تحفظ بھی مل گیا ہے۔ ایک کافرانہ اور غیر مسلم معاشرہ میں اس طرح کی بدتہذیبی اور جاہلانہ رویے اب کوئی غیر معمولی بات نہیں رہی۔ لیکن ایک اسلام کے نام پر بننے والے ملک جو کہ اسلامی نظریات پر وجود میں آیا ہو ایسے رجحانات کا پنپنا یقیناً تشویشناک اور خطرناک ہے۔"[۱۶]

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

> "ہر دین کا ایک مخصوص شعار (Symbol) ہوتا ہے اور اسلام کا شعار "حیاء" ہے۔"[۱۷]

قرآن کریم کی سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب میں اللہ پاک مؤمنین کو اپنی نظروں اور عزتوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے جبکہ مومن خواتین کو کھلے طور پر یہ بتا دیا گیا ہے کہ ان کا لباس کیسا ہونا چاہیے، انہیں معقول لباس میں ہونا چاہیے۔ اپنے گھروں سے باہر نکلیں سورۃ الاحزاب میں پردے کو جاہلیت کے دور سے جوڑا گیا ہے جب خواتین میک اپ کے ساتھ باہر نکلتی تھیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے "حیاء اور پردے" کے بارے میں آیات کے باوجود۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں "فیشن ویک" منانے کے لیے ذوالحجہ کے مقدس مہینے کے پہلے دس دنوں کا انتخاب کیا گیا۔

جس طرح ماہِ رمضان المبارک کو "نیکیوں کا موسمِ بہار" کہا گیا ہے اسی طرح ذوالحج کے پہلے عشرہ کو بھی نیکیوں کے اجر کے لیے عام دنوں سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ لیکن ہمارے اربابِ اختیار نے فیشن کے نام پر فحاشی اور عریانی پھیلانے کے لیے ان مقدس ترین

دنوں کا انتخاب کیا۔ لیکن نہ تو حکومتی ادارے اور نہ ہی کسی دوسرے ذمہ دار نے ذی الحجہ کے مقدس پہلے عشرہ جو کہ اللہ کی عبادت اور نیک اعمال کے لیے مخصوص ہیں، سرزمین اسلام، پاکستان میں فیشن ویک کے اختتام کے لیے کوئی اقدام نہیں اٹھایا۔ ایکشن نہیں لیا۔ فیشن ویک بھی ڈریس ڈاؤن مقابلے کی طرح ہے۔ ٹی وی سکرین پر عریانیت اور فحاشی کے اس مقابلے کی جھلکیاں دیکھ کر اسے اپنی مسلمانیت اور ایمان پر شک ہونے لگا اور اس نے پاکستان بننے کی منزل کو دھندلا دیا۔ خواتین کو اللہ پاک نے گھر سے نکلتے ہوئے پردہ کا حکم دیا تھا، جب کہ وہ فیشن شوز میں نیم برہنہ حالت میں شرکت کرتی نظر آئیں، جب کہ مومن مرد جن کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، وہ ان بے حیائیوں کا حصہ ہیں اور وہ تماشائی کا کردار ادا کر رہے تھے۔[۱۸]

افسوس اس امر کا نہیں ہے کہ مغرب پرست لوگوں کی ایک چھوٹی سا گروہ ہمارے اکثریتی معاشرتی اقدار کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے، بلکہ دکھ اس بات کا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ پاکستان کے آئین کو پامال کیا جا رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ مذہبی نعروں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق پاکستان میں ایسا ماحول بنایا جائے گا جہاں مسلمان قرآن وسنت کی ہدایات کے مطابق پوری آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں، لیکن دیکھا یہ جارہا ہے کہ مذاق اڑانے سے کوئی باز نہیں آرہا۔ اسلامی اقدار۔ یہ معلوم نہیں کہ ایسے فیشن شوز کے انعقاد کی اجازت کس نے دی۔

حیرت اس بات پر بھی ہے کہ پاکستان کا الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا ان فحاشی اور عریانی کو برائی سمجھنے اور کہنے سے کیوں قاصر و مجبور ہے؟ اس کا جواب میں دینے سے معذور ہوں! حیران ہوں کہ کراچی جیسے بڑے شہر میں جہاں اکثریت پڑھی لکھی اور باشعور عوام کی ہے، اس عریانی کے خلاف ایک بھی شخص پُرامن احتجاج کے لیے سڑکوں پر نہیں نکلا![۱۹]

اگر ہمارے سیاست دان، حکومتی کارندے، پارلیمنٹ کے ارکان، عدالتیں، صحافتی ادارے اور عوام الناس اسی طرح خاموش اور بے حس رہے تو مغربی ممالک کی طرح ہم بھی اخلاقی زوال وانحطاط کی حدوں کو چھونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھیں گے۔

حالاں کہ ہمارے اسلامی معاشرہ میں شرم وحیاء اور اخلاقی قدروں اور معاشرتی اقدار کے سوا کچھ نہیں بچا! یہ ہماری بہترین اقدار ہی ہیں جو ہم کو مغربی ثقافت سے ممتاز وجدا کرتی ہیں۔ اآج گر ہم بحیثیت قوم ان اقدار کی حفاظت نہیں کرتے اور اپنے آپ کو ان واقعات کے حوالے کر دیتے ہیں کہ جہاں چاہیں اڑا دیں تو ہم مکمل طور پر تباہ وبرباد ہو جائیں گے۔

ہمارے معاشرہ کی یہ بے حسی اور خاموشی بہت تکلیف دہ ہے، کاش کہ ہمیں اس بات کا ادراک ہو جائے، اگر ہم آج اس عریانی اور فحاشی پر خاموش بیٹھے رہے تو مستقبل میں کوئی متاثر کن صورتحال نہیں ہوگی۔ بے حیائی کو فروغ دینے والے فیشن شوز اور فحش ٹی وی چینلز اسی طرح ہماری اسلامی اقدار کو روندتے رہیں گے۔ محنت کش لڑکیاں اور عورتیں ہمارے اپنے ہی بچے ہیں، یاد رکھیں کل ان لڑکیوں اور خواتین کی بجائے ہمیں بھی اس طرح کے مناظر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جو لہ ہمارے لئے انتہائی شرمندگی کا باعث ہوں گے۔[20]

معاشرہ میں ہر شخص کا ایک حلقہ اثر ہوتا ہے، جیسا کہ اس کا گھر، اس کا محلہ، اس کا قبیلہ، اس کی مسجد، اس کی برادری، منبر و محراب، مبلغین، اسٹیج پر مقررین اور علماء۔ اس وباء کا مقابلہ اپنے قلم سے کریں اور ان کی روک تھام کے لیے اپنا کردار ادا کریں، یقیناً اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

ہم سب کو اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جس مسلم معاشرے میں برائی کے خلاف آوازیں نہیں اٹھیں گی، اس کی تباہی فطر تاً زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

لہٰذا فحاشی و عریانی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا ضروری ہے۔ درحقیقت صیہونی طاقتوں کے یہودی پروٹوکول میں نئی دنیا کی دنیا کے لیے تمام مذاہب کو سیکس فری بنانا شامل تھا۔ تیار رہو

اخلاقی صورت حال کو تباہ کرنے کے لیے ایسی فلمیں اور ڈرامے بھی تیزی سے پھیلائے جارہے ہیں جس کی روک تھام اور روک تھام حکومت کا فرض ہے۔

بچوں کے ساتھ جنسی ح

رواں برسوں میں بچوں اور خواتین کے ساتھ جنسی حراسگی میں اضافہ ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں، اُن میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں دیا جارہا ہے:

1 ۔ معاشرہ میں فحش مواد کا پھیلاؤ:

رواں برسوں میں، فحاشی معاشرہ میں پوری طرح پھیل گئی ہے جس کا سبب کمپیوٹر کی سی ڈیز، ٹی وی کیبل نیٹ ورک، اور سب سے بڑھ کر انٹرنیٹ کے ذریعہ پورے معاشرہ میں یہ وباء پھیل گئی ہے۔ جب ہمارا نوجوان طبقہ اس قسم کے مواد کو دیکھے اور پڑھتا ہے تو ان میں جنسی ہیجان کی کیفیت پروان چڑھتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ہمارے جوان طبقہ کے لیے مثبت تفریحی سرگرمیاں تقریباً سوسائٹی میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور وہ میدان میں کھیلنے کے بجائے الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال کرنے پر اپنی توانائیاں صرف کر رہے ہیں جس سے اخلاقی گراوٹ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بے قابو خواہشات کا اظہار بچوں کی عصمت دری اور جنسی استحصال کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ جو ایک بار برائی کرتا ہے وہ دوبارہ کرنے کی ہمت کرتا ہے اور وقت کے ساتھ موت کے کنویں میں جا گرتا ہے۔[۲۱]

2 ۔ بری اور خراب صحبت:

معاشرہ میں اچھے لوگوں کی حرکتیں مثبت ہوتی ہیں جب کہ بُرے لوگوں کی حرکات منفی ہوتی ہیں۔ دوستوں کی بری صحبت کسی بھی فرد یا شخص کی تباہی میں بڑا اہم رول ادا کرتی ہے۔ جو لوگ برے لوگوں میں بیٹھتے اٹھتے ہیں ان میں سے زیادہ تر نشہ، جوا اور بدکاری کی عادت پڑ جاتی ہے۔ خراب ساتھی ہر غلط کام کی حمایت اور فیور کر کے اس کے امدر کی اچھی آواز کو دبانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ بچپن و لڑکپن میں بچے شعوری طور پر پختہ نہیں ہوتے، اس لیے ان کو صحیح دوست بنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے تمام معمولات پر کڑی نظر رکھیں اور اگر وہ کسی بدکردار بچے یا نوجوان کے رابطے میں آجائیں تو فوری ان کا محاسبہ کریں اور انہیں بروقت گمراہ ہونے سے بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔[۲۲]

3۔ والدین کا بچوں سے فاصلہ:

والدین کو کبھی بھی اپنے بچوں سے خود کو دور نہیں کرنا چاہیے، ان کے روز مرہ معاملات، ان کی دلچسپیاں اور ان کے تمام معمولات احصہ بننا چاہیے۔ والدین اپنے بچوں کے روز مرہ معمولات سے پوری طرح آگاہی رکھیں۔ اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھیں تو وہ وقت کے ساتھ اپنے بچوں کے بدلتے ہوئے رجحانات سے پوری طرح آگاہ رہیں گے اور بچوں میں ظاہر ہونے والی کسی بھی خراب تبدیلی کو فوری چور پر کنٹرول میں کر سکتے ہیں۔ ایک باپ کی اپنے بیٹے کے ساتھ دوستی اور ماں کی اپنی بیٹی کے ساتھ دوستی ان کی شخصیت کی پختگی اور نشو نما میں بہت اہم اور مثبت کردار ادا کرتی ہے۔ آج کے دور میں معاشی سرگرمی چلانا ایک کھیل کھیلنے کے مترادف ہے، مہنگائی میں اضافہ اور لوازماتِ زندگی کو مکمل کرنا کسی کڑی آزمائش سے کم نہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں والدین کو اپنے گھروں کے روز مرہ امور کو چلانے کو درست رکھنے کے لیے بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے کئی دفعہ والدین اپنے بچوں کی خواہشات

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.3, No.3, Dec-2023
Page no: 172-182

کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے بچے میں احساسِ محرومی جنم لیتا ہے اور ساتھ ہی بچے اپنے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ کرنا چاہیئے. اگر بچوں کی پرورش مناسب طریقے سے کی جائے تو معیارِ زندگی پر کیے گیا سمجھوتہ وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ آج کل زیادہ تر سے ماں باپ اور بچوں کے مابین "جنریشن گیپ" یعنی فاصلہ ہے۔ کچھ ان پڑھ یا کم تعلیم یافتہ والدین کو ماڈرن ٹیکنالوجی کے خراب و منفی اثرات کی پوری طرح واقفیت نہیں، وہ یہ سوچ کر بے فکر ہو جاتے ہیں کہ کمپیوٹر کی سرگرمیوں میں مصروف بچہ اپنے تعلیمی معاملات میں مصروف عمل ہے، جب کہ حقیقت میں اس جدید ٹیکنالوجی کا منفی استعمال ہو رہا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی نظروں کے سامنے رکھتے ہوئے اور کمپیوٹر، موبائل فون اور دیگر غیر ضروری اشیاء کے استعمال پر گہری نظر رکھیں تاکہ وہ غیر اخلاقی باتوں، بد تمیزی اور منفی سرگرمیوں سے محفوظ رہ سکیں۔[۲۳]

4۔ مذہبی و دینی تعلیمات سے دُوری:

دن بدن ہمارا معاشرہ دین اسلام کی دی ہوئی ہدایات سے دُور ہوتا نظر آرہا ہے۔ اللہ پاک کی آخری مقدس کتاب میں ظاہری و باطنی گناہوں اور برائیوں سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ ظلم و جبر کو آخری تباہی کے ساتھ دنیا کی ہلاکت خیزی کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ چوں کہ ہمارے معاشرہ میں قرآن کو سمجھنے کا جذبہ اور طلب نہیں ہے، اس لیے بدکاموں کے نقصانات کے بارے میں شعور اور شناس کو سمجھنے کی سطح بھی بہت کم ہے۔ جس طرح قرآن حکیم میں اللہ رب العالمین نے زنا جیسے قبیح گناہ کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کا بھی آخری مقدس ترین کتاب میں مفصل سے ذکر فرمایا ہے۔ اس قوم کے مرد جنسی طور پر عورتکے بجائے آدمیوں (مردوں) کی جانب راغب ہوتے تھے۔ اللہ کے نبی حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو تبلیغ فرمائی اور انہیں راہ راست پر آنے کی تلقین کی لیکن ان ظالم لوگوں نے اپنے مقدس نبی کی تبلیغ اور نصیحت کو نہ مانا۔ یہاں تک کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اصلاح کی شرط پر اپنی بیٹیوں کی شادی اس قوم کے لوگوں سے کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی، مگر ان بدبخت لوگوں نے اپنے نبی کی دعوت کو کسی طور قبول نہ کیا، جس پر اللہ کریمؐ نے قومِ لوط کو اس سے نکالا۔ اونچائیوں کو نشیبی علاقوں تک کر دیا اور اس قوم کو ہر ظلم میں مبتلا ہر شخص کو پتھروں سے باندھ کر کچل دیا۔ قومِ لوط کی کہانی دوسری اُمتوں کے لیے ایک نصیحت اور سبق ہے۔ اس سبق کو سیکھنے کے لیے قرآن حکیم اور سنتِ رسول سے جڑا رہنا انتہائی لازم ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ جدید طرزِ تعلیم اور ترقی پسند قوم کیمیاء کے اس نسخے (قرآن پاک) سے پوری طرح دور ہے جو اللہ پاک نے مسلمانوں کی فلاح دارین اور نجات کے لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا۔[۲۴]

5۔ نکاح و عقد (شادی) میں بے جا تاخیر:

دین اسلام میں عقلمند اور بالغ انسان کو جلد شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن آج کے جدید دور میں لوگ جہیز کے انتظامات کی وجہ سے اپنے بالغ بچوں کی شادی میں بہت تاخیر کر دیتے ہیں اور بہت سے لوگ لاپرواہ ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بچوں اور ان کے ماں و باپ کے درمیان فطرتاً ایک پردہ ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں بچے اپنی خواہشات کا اظہار ماں باپ کے سامنے کھل کر نہیں کر پاتے، یہاں تک کہ بعض اوقات علامات کا اظہار الفاظ میں بھی ہو جاتا ہے تو والدین کو ان کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ اس رویے کی وجہ سے معاشرہ میں ناجائز جنسی تعلقات اور فحاشی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ بچوں کے ماں و باپ و چاہیے کہ بچہ یا بچی کیٔ بالغ ہونے کے بعد جلد از جلد ان کی شادی اور نکاحِ سنت کا اہتمام و انتظام کریں تاکہ انہیں صاف ستھری زندگی گزارنے کے مواقع ملیں اور بے حیائی کو روکنے میں مدد ملے۔[۲۵]

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

6 ۔معاشرہ میں جرم وسزا کے نظام کی کمزوری:

معاشرے میں جرائم کی حوصلہ افزائی کی ایک اہم وجہ جرم اور سزا کا کمزور نظام ہے۔ مجرم کو کھلم کھلا گھومتے ہوئے دیکھ کر دوسرے مجرمان کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ حکومت کے دعوؤں کے باوجود، ہائی پروفائل جنسی مجرم عام طور پر قانون کی گرفت سے بچ نکلتے ہیں۔ اگر ان مجرمان کو شریعت کے مطابق سخت ترین سزائیں دی جائیں تو ان مجرمان کی حوصلہ شکنی ہوگی اور عبرت حاصل کرتے ہوئے دیگر بہت سے لوگ خود اس قبیح قسم کے جرم کرنا چھوڑ دیں گے، یعنی اگر جرم کی بروقت سزا مل جائے تو ان جرائم کا خاتمہ ممکن ہے۔ پکڑتے وقت رک جائے گا۔

وقت آنے پر گورنمنٹ، معاشرہ کا پڑھا لکھا طبقہ، اساتذہ اور طلباء ان تمام تجاویز پر عمل درآمد کو یقینی بنا کر معاشرہ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے ٹیچرز، مدارس اسلامیہ کے اساتذہ کرام، مساجد کے علماء کرام، مبلغینِ اسلام اور دینی طلباء معاشرہ کی اخلاقی گراوٹ کو سنوارنے کے لیے اپنا کردار مؤثر انداز میں ادا کر سکتے ہیں، تاکہ معاشرہ میں جنسی جرائم کے خاتمے یقینی بنایا جاسکے۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ" [۲۶]

"اے مؤمنو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو، جب تک کہ ان کی اجازت حاصل نہ ہو اور گھر کے لوگوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ بات تمہارے حق میں اچھی (بہتر) ہے امید ہے کہ تم اس کو سے یاد رکھو گے (اور اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوگے)"

اس آیت کریمہ کی روشنی میں اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ یہاں "اپنے گھروں" سے کیا مطلب ہے؟ اور کون سے مکانات اس سے مراد ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ملتا ہے کہ اس کے اپنے گھر سے دُور وہ واحد گھر ہے جہاں انکی زوجہ رہتی ہے۔ یہ وہ سمکان یا گھر ہے جس میں شوہر کسی بھی ٹائم اور بغیر اجازت کے جاسکتا ہے، یہاں تک کہ ماں اور اپنی بیٹیوں تک کے ہاں گھر میں داخل ہونے سے پہلے 'اجازت لینا ضروری ہے، ذیل کی حدیث سے اس کی تشریح ہو جاتی ہے:

حضرت علاء بن سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

" اگر میں گھر جاؤں تو کیا اپنی والدہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کروں؟ آپ نے کہا: "ہاں"۔ اس نے کہا: میں تو ان کے ساتھ گھر میں ہی رہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " پھر بھی اجازت لے کر داخل ہو" انہوں نے کہا: میں ان کی خدمت کرتا ہوں۔ آپ نے کہا: " پھر بھی اجازت لے کر داخل ہو، کیا تم اپنی ماں کو برہنہ دیکھنا پسند کرو گے؟ " انہوں نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر اجازت لے کر ہی گھر میں داخل ہو۔"

رب کریم سے دِلی دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین متین پر چلنے کی مکمل توفیق عطا فرمائے اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی تمام تر برائیوں سے خود بچنے اور دوسروں کو ان سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

تجاویز:

بچوں کی تربیت میں ماں باپ اور اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔ انسان کو مجرم بنانے میں مختلف سماجی عوامل کار فرما رہتے ہیں، جیسا کہ بچہ اپنے والدین کو اپنے نفسیاتی مسائل سے آگاہی نہ دے، فحش مواد کی نمائش اور خراب صحبت وغیرہ، ماں باپ کو بچوں کی اخلاقی

تربیت پر خصوصی توجہ مرکوز رکھنی چاہیے، انہیں س بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ذراسی غفلت بڑے انجام کا سبب بن سکتی ہے۔ بچوں کے مسائل سے پوری طرح آگاہ رہیں تاکہ آج کے بچے کل مجرم بننے کے بجائے معاشرہ کے اچھے اور فعال رکن بن سکیں۔

بچوں کے خلاف جنسی تشدد کو روکنے کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

- وطنِ عزیز میں فوری طور پر فحش ویڈیوز کی ویب سائٹس کو بند کیا جائے۔
- حکومتی سطح پر حکمران ایک ایسے پاک وصاف معاشرہ کے قیام کو ضروری بنائیں جس میں قیام صلوۃ کا اانتظام ہو، معاشرہ کو اقامت ِصلوٰۃ کی اصل روح سے آگاہ کیا جائے، کیوں کہ قرآن کے مطابق "نماز بے حیائی اور برے اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔" حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ اسلامی ریاست میں لوگوں کو اخلاقی تعلیم دے کر صاف ستھرا ماحول فراہم کرے تاکہ وہ بدی کو بدی سمجھیں۔ آپ اس سے فاصلہ رکھ کر اپنے آپ کو پاک کرسکتے ہیں۔
- بچوں کے صحیح تحفظ کے لیے ماں باپ، اساتذہ کرام اور دیگر افرادِ معاشرہ کی تربیت و آگاہی کی لازمی ہے۔
- حکومتِ وقت کو غربت وافلاس کے خاتمہ کے لئے فوری اور عملی اقدامات اُٹھانے چاہئیں تاکہ لوگوں کو روزگار کے اچھے اور بہتر مواقع میسر آسکیں اور وہ جرائم کو ذریعہ ءمعاش بنانے سے گریزاں رہیں۔
- حکومت کو معاشرہ کے ہر ہر فرد کی معاشی ضروریات کا مکمل خادراک ہونا چاہئے، اگر افرادِ معاشرہ کی معاشی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی تو وہ جرائم کے ارتکاب سے دُور رہیں گے، لیکن اگر وہ پھر بھی جرائم میں ملوث پائے جائیں تو ان کو سزائیں دی جائیں۔ افرادِ معاشرہ کو مناسب تعلیم وتربیت کا بندوبست کیا جائے، انہیں وقت کے ساتھ نت نئے ہنر سکھا کر معاشرے کا معزز شہری بنایا جائے۔
- ماں باپ اور اساتذہ بچوں کو جدید ٹیکنالاجی کے منفی استعمال سے آگاہی دیں تاکہ وہ ان کے غلط و منفی استعمال سے حتی المقدور دور رہیں۔
- وطنِ عزیز میں عدالتوں کی آزادی کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہ آزادانہ اور فوری فیصلوں سے جرائم کا خاتمہ کرنے میں ممدون ومعاون ہوں۔
- معاشرہ کا جو بھی فرد یا افراد بچوں کے ساتھ زیادتی میں ملوّث ہوں، چاہے وہ کتنے ہی طاقت ور اور پُر اثر ہی کیوں نہ ہوں، انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے، ظالم کو سزا دے کر ہی معاشرہ سے جرائم کو ختم کیا جاسکتا ہے۔
- جرائم کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سخت سزاؤں کے علاوہ بہتر اور اچھی تربیت و تعلیم، معاشرہ میں موجود معاشی و سماجی ناہمواریوں کو جڑ سے ختم کرنا، قانون کا نفاذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی مناسب تربیت اور ان میں کمیونٹی کا شامل ہونا انتہائی ضروری ہے، تاکہ ایک اچھا اور پُرامن معاشرہ کی تشکیل ممکن ہوسکے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] القرآن الکریم: سورۃ النور، آیت نمبر ۱۹،۲۰

[2] القرآن الکریم: سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۳۳

[3] اسحاق سلفی "سانحہ قصور" محدث فورم https://forum.mohaddis.com/threads

[۴] القرآن الکریم: سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۸۰

[۵] القرآن الکریم: سورۃ النور، آیت نمبر ۱۹

[۶] المفردات، جلد ۲، ص۔ ۴۸۳

[۷] النہایہ، جلد ۳، ص ۲۷۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ

[۸] طیبہ ضیاء: آن لائن مضمون "قصور سب کا ہے" بحوالہ: www.forum.mohaddis.com/threads/29618

[۹] معجم طبرانی، مسند ابی یعلی اور متدرک حاکم

[۱۰] معجم طبرانی، مسند ابی یعلی اور متدرک حاکم

[۱۱] الالبانی فی الصحیحہ جلد اول، ص۔ ۱۷۰

[۱۲] "فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب... لمحہ فکریہ" آن لائن مضمون "کسک" پوسٹنگ مورخہ ۳ جولائی ۲۰۱۳

https://www.facebook.com/131467143644579/posts/245038555620770/

[۱۳] القرآن الکریم: سورۃ النحل، آیت نمبر ۹۰

[۱۴] سنن ابو داؤد: رقم الحدیث: ۴۷۹۷

[۱۵] آن لائن مضون بعنوان: "فحاشی و عریانی اور اس کا سد باب" - تحقیق و تالیف بلال شوکت آزاد www.facebook.com/Islamic.com

[۱۶] آن لائن مضمون بعنوان: "فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب... لمحہ فکریہ کسک www.facebook.com/131461743644579

[۱۷] سنن ابن ماجہ "حیاء نہیں۔ اسلام نہیں" اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی بحوالہ: https://irak.pk/no-haya-no-islam

[۱۸] "ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار" روزنامہ دنیا لاہور، اشاعت ۲۱ اپریل ۲۰۲۹

[۱۹] انصار عباسی "اگر حیاء نہ رہے"، بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی تاریخ اشاعت ۲۲ نومبر ۲۰۱۰ء https://jang.com.pk/news/39747

[۲۰] "فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب... لمحہ فکریہ" آن لائن مضمون "کسک" پوسٹنگ مورخہ ۳ جولائی ۲۰۱۳

[۲۱] ابتسام الٰہی ظہیر: "سانحہ قصور اور بچوں کا تحفظ" بحوالہ روزنامہ دنیا لاہور، تاریخ اشاعت ۱۲ اگست ۲۰۱۵ء

[۲۲] ایضاً

[23] https://dunya.com.pk/index.php/author/allama-ibtisam-elahi-zaheer/2017-10-

[۲۴] بدکاری کا سد باب، قرآنی طریقہ کیا ہے؟ https://www.urdunews.com/node/347486

[۲۵] الدین الخالص https://www.facebook.com/therealislam.official/photos

[۲۶] القرآن الکریم: سورۃ النور آیت نمبر ۲۷

[۲۷] موطا امام مالک۔ کتاب الجامع۔ باب الاستیذان